26075-اپنے معاملات میں آزادی کی دلیل دے کر شراب نوشی کرنا

سوال

میں نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں میرے دیورنے میرے خاوند کوئی بارا پنے اوردوستوں کے ساتھ جاکر شراب نوشی کرنے کا کہا، میں نے پہلی بار تواس پراعتراض نہ کیا تاکہ وہ مجھ پر غصہ نہ کرے، اورجب میں نے اسے ایک دن یہ پوچھا کہ آپ وہسکی اوربئر کیوں پیتے ہیں ؟ تواس کا جواب کچھ اس طرح تھا :

1-میں گھر کا مالک ہوں جب چاہوں شراب نوشی کروں ۔

2-میں اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

3-میں کام کاج کے لیے اس کے ساتھ رات بھر جاگنا چاہتا ہوں (اس لیے کہ ان کا گروپ کام کی جگہ پر اونچا منصب رکھتا ہے) ۔

4-جب میں شراب نوشی کے بعد اپنے آپ پر کنٹرول کرسکتا ہوں اور کوئی غلطی نہیں کرتا تو میرے لیے شراب نوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

میرے خیال میں بھی یہ نہیں تھا کہ ایک مسلمان شخص اس طرح کا جواب دے گا، آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے اپنی رائے سے نوازیں آپ کا شکریہ ۔

پسندیدہ جواب

اس اللہ تبارک وتعالی کا شکراور تعریف ہے جس نے آپ کواسلام قبول کرنے کو توفیق سے نوازا، ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کواس دین پر ثابت قدم رکھے اورآپ پر اپنی نعمت کی تکمیل کرے، آمین یارب العالمین ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب حرام ہے اورشراب نوشی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اورجوا اورتھان وآستانے اورفال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندگی اورشیطانی عمل ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب رہو۔

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اورجوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت ودشمنی اور بغض ڈال دے اوراللہ تعالی کی یاد اورنماز سے تم کوغافل رکھے، توکیا اب تم رکنے اورباز آنے والے ہو} المائدۃ (90-91) ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت کی ہے، شراب کشید کرنے والے پر، اورکشید کروانے والے پر، شراب نوش پر، اس کولے جانے والے پر، جس کی طرف لائی جائے، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، خریدار پر، اورجس کے لیے خریدی جائے ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (1259) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3381) ۔ اوراس حدیث کوعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی (1041) میں صحیح کہا ہے ۔

آپ کے خاوند کے لیے اس طرح کی کلام کرنا جائز نہیں اورنہ ہی یہ جوابات کسی مسلمان کے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ جس چیز کواللہ تعالی نے حرام کیا ہے اسے حرام جانے، اورنہ ہی اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کے مقابلہ میں اپنے بھائی کی اطاعت کومقدم کرے ۔

اورنہ ہی اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اللہ تعالی کی ناراضگی مول لے کرا پنے بھائ کوراضی کرے ، اوراگروہ اللہ تعالی کے ساتھ معاملات صحیح رکھے اوراس کی اطاعت کرے تواللہ تعالی اسے اس کے بھائ سے کافی ہوگا ، اوراگراس نے اپنے بھائ کی رضا کومقدم کرتے ہوئے اللہ تعالی کوناراض کیا تواللہ تعالی اسے اس کے بھائ کے سپرد کردے گا ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے اللہ تعالی کوراضی کرکے لوگوں کوناراض کیا اللہ تعالی اسے کافی ہے ، اورجس نے اللہ تعالی کوناراض کرکے لوگوں کوراضی کیا اللہ تعالی اسے لوگوں کے سپرد کردیتا ہے) صحیح ابن حبان (115/1) اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوسلسلۃ احادیث صحیحۃ (2311) میں صحیح قراردیا ہے ۔

اوروہ صرف اپنے بھائ کوہی نہیں بلکہ ہرشخص کوکسی حرام کام کے جواب میں کہا سکتا ہے کہ میں نہیں کرسکتا ۔

اوررات کوکام کاج کرنے کے لیے جاگنا کوئ ایسا عمل نہیں جس سے شراب نوشی حلال ہوجائے ، اوراس کا یہ کہنا کہ وہ غلط کام بھی نہیں کرتا بہت ہی عجیب وغریب بات ہے تووہ اپنے شراب نوشی کے فعل کوکیا کہے گا ؟

اورکیا اس سے یہ توقع کیا جاسکتی ہے کہ وہ اوراوراسکا بھائ اوردوست واحباب رات کوصرف شراب نوشی پرہی جاگتے ہوں گے ؟

ان جیسے لوگوں کی یہ عادت معروف ہے کہ ان کے ساتھ عورتیں ہوتی ہیں اوروہ موسیقی اورگانے سنتے اورنماز ترک کرتے ہیں اوریہ سب کام کبیرہ گناہ ہیں ۔

آپ پرضروری اورواجب ہے کہ آپ اسے وعظ ونصیحت کرتی رہیں اوراس سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں اورآپ کوئ ایسا شخص تلاش کریں جواسے نصیحت کرے اوراس کی نصیحت اس پراثرانداز ہو۔

اورآپ اس کی ھدایت کے لیے کثرت سے دعا کیا کریں ، ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ ہمیں اورآپ کوھدایت سے نوازے اوروہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جواس کی محبت و رضا کا باعث ہوں ۔

واللہ اعلم .